سانپ کو مارنا کیسا ہے؟

مجیب: سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-686

تاریخ اجراء: 27ربیع الثانی1444ھ/23نومبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

سانپ کو مارنا کیسا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

سانپ ایک موذی جانور ہے، لہٰذا سانپ کو مارنا، جائز بلکہ مستحب ہے اور حدیث پاک میں سانپ کو مارنے کی ترغیب موجود ہے۔ البتہ سفید رنگ کا سانپ جو سیدھا چلتا ہے اور چلنے میں بل نہیں کھاتا اس سانپ کو بغیر تنبیہ کے مارنا منع ہے۔ اسی طرح مدینہ منورہ کے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنا بغیر تنبیہ کے منع کیا گیا ہے، سوائے دو قسم کے سانپوں کے جنہیں ذوا لطیفتین اور ابتر کہا جاتا ہے۔ ان دو قسم کے سانپوں کی تفصیل اور تنبیہ کے طریقے نیچے فتاویٰ رضویہ شریف کی عبارت میں موجود ہیں۔

سانپ کو مارنے کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:"اقتلوا الحیات کلھن فمن خاف ثارھن فلیس منی "یعنی تمام سانپوں کو قتل کرو، جو اُن کے بدلہ لینے کے ڈر سے چھوڑ دے وہ مجھ سے نہیں۔(ابو داؤد، جلد2، صفحہ372، مطبوعہ لاہور)

سانپ کو مارنے کے متعلق اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"قتل سانپ کا مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم کیا ہے یہاں تک کہ اس کے قتل کی حرم میں اور محرم کو بھی اجازت ہے اور جو خوف سے چھوڑ دے، اس کے لیے لفظ "لیس منی" حدیث میں وارد۔"

پھر بغیر تنبیہ کے جن سانپوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے ان کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"قتل اسی سانپ کا کہ سپید رنگ ہے اور سیدھا چلتا ہے یعنی چلنے میں بل نہیں کھاتا قبلِ انداز و تحذیر کے ممنوع ہے، اور اسی طرح وہ سانپ جو مدینہ کے گھروں میں رہتے ہیں بے انذار و تحذیر کے نہ قتل کئے جائیں مگر **ذوا لطیفتین** کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید

ہوتے ہیں اور **ابتر** کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم، اور ان دونوں قسم کے سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑ جائے اندھا ہو جائے، زنِ حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو کہ اس طرح کے سانپ اگر مدینہ طیبہ کے گھروں میں بھی رہتے ہوں تو ان کا مارنا بے انذار کے جائز ہے۔۔۔ **بالجملہ قتل سانپ کا مستحب اور سپید اور ساکن بیوت مدینہ کا سوا ذوا لطیفتین اور ابتر کے بے انذار و تحذیر کے ممنوع ہے** مگر طحاوی کے نزدیک بے انذار میں بھی کچھ حرج نہیں اور انذار اولیٰ ہے۔"

سانپ کو مارنے سے پہلے تنبیہ کے طریقے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "طریقے انذار و تحذیر کے مختلف ہیں، **ایک یہ کہ** یوں کہا جائے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔ **دوسرے یہ کہ** اس طرح کہا جائے ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلہ عہد نوح و عہد سلیمان ابن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے، **تیسرے یہ کہ** میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے نوح علیہ السلام نے لیا میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو، **چوتھے یہ کہ** لوٹ جا خدا کے حکم سے، **پانچویں یہ کہ** مسلمان کی راہ چھوڑ دے۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ 645-652، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملخصاً)

نوٹ: اس بارے میں مزید تفصیل اور دلائل کے لئے فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ 645 تا 652 کا مطالعہ فرمائیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم